بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سلسلہ دعوت نمبر 20

لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الۡمُطَہَّرُوۡنَ

اس کو غیر اللہ سے پاک ذہنوں کے سوا کوئی نہیں سمجھ سکتا

وَمَنۡ لَّمۡ یَحۡکُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ ﴿۴۴﴾

اور جو اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کریں۔ پس یقیناً وہی اللہ کا انکار کرنے والے ہیں۔ 5/44

☆ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ ☆

از قلم محمد یونس شہید

رابطہ کے لئے 0334 40 49 480

☆بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ☆

☆ اَطِیْعُوااللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ☆

قرآن میں قرآن کے مفصل اور مفسر ہونے کے بارے بہت سی آیات نازل ہوئیں ہیں۔جب بھی ان آیات کو پیش کیا جاتا ہےتو اَطِیْعُوااللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ والی آیت پیش کر دی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس کا کیا مطلب ہے۔حیرت ہے کہ ایک آدمی اطاعت اور مفصل ومفسر کے موضوع اور الفاظ میں فرق نہیں سمجھتا اُسے قرآن کی خاک سمجھ آئے گی۔وہ اَطِیْعُوااللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ہی کو قرآن کی تفصیل و تفسیرسمجھ رہا ہے۔حالانکہ ایسا بالکل نہیں ہے۔اطاعت اورہے تفصیل و تفسیر اور ہے۔آیئے اَطِیْعُوااللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کے موضوع پرقرآن کی روشنی میں دیکھیں کہ اَطِیْعُوااللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کیا ہے

اَطِیْعُوااللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِمِنْکُمْ: وحی جوتصرف الٰہی سے ہوتی ہےاس وحی کی اطاعت بذریعہ رسول اوراولی الامر منکم کرائی جاتی ہے۔اوّل یہ وحی قلبِ رسول پر نازل ہوئی اور وہی اس کا اوّل مبلغ تھا۔اس ظاہری واسطہ کے اعتبار سے یہ وحی بھی رسول کی اطاعت کہلاتی ہے اگرچہ اللہ اوررسول دو اطاعتیں نظرآتی ہیں مگر اطاعت صرف اُس وحی کی ہوتی ہے جو رسول، اللہ کی طرف سے لوگوں کو پہنچاتا ہے۔لہٰذا اللہ اوررسول کی اطاعت واحد ہے دو نہیں۔ 8/20 میں اللہ اوراس کے رسول کی اطاعت کاحکم دینے کے بعد وَلَاتَوَلَّوْاعَنْہُ میں ہٗ کی ضمیرواحد نے اللہ اور رسول کی اطاعتِ واحد پرمہرِ تصدیق ثبت کردی ہے۔مزید 4/150,151 میں اللہ اوراس کے رسولوں کی رسالت جووحی کی جاتی تھی اس میں فرق کرنے والوں کو کافرقرار دیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ کوئی نبی بھی قرآن کے ساتھ اپنا کوئی ذاتی بشری مسودہ یا کلام نہیں دے کرگیا۔اللہ جوکہتا ہے ہر نبی وہی لوگوں کوسنا دیتا ہے۔قرآن میں بیشتر مقامات میں اللہ قل کہہ کر نبی کوحکم دیتا ہے۔نبی وہی بات بغیر کمی بیشی کے لوگوں کو بتا تا ہے۔قرآن اللہ کا پیغام بذریعہ نبی اوررسول ہے۔لہٰذا اللہ اور رسولوں کی بات میں تفریق پیدا کرنے والوں کو اللہ نے کافرقرار دیا ہے 4/150,151۔قرآن مجید میں بہت سے مقامات ہیں کہ پہلے احکام دیے جاتے ہیں پھرساتھ ہی حکم آتا ہے کہ اللہ اوررسول کی اطاعت کرو۔دراصل یہ مذکورہ احکام کی اطاعت ہی اللہ اوررسول کی اطاعت ہوتی ہے۔مثال کےطور پروراثت کےاحکام کے بعدفرمایا تِلْکَ حُدُوْدُاللّٰہِ ؕ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یُدْخِلْہُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَاالْاَنْہٰرُخٰلِدِیْنَ فِیْہَا ؕ وَذٰلِکَ الْفَوْزُالْعَظِیْمُ 4/13۔وراثت کی آیات میں رسول کا اپناذاتی وبشری کوئی خیال تک نہیں ہےتو رسول کی اطاعت کن معنوں میں ہے۔ ظاہرہےاللہ کاحکم بذریعہ رسول پہنچاہےتو جس نے زبانِ رسول پراعتماد کیا کہ وہ اللہ کا پیغام پہنچارہاہےاس نے رسول کی بات مانی تو ثابت ہوا کہ قرآن کے ذریعے اللہ اوررسول کی اطاعت ہوگئی۔یہ رسولی اطاعت ہے بشری یعنی غیر رسولی اطاعت نہیں ہے۔قرآن میں نحن ُنَقُصُّ 12/3 ہم بیان کرتے ہیں پھر ھٰذا القرانُ یقُصُّ 27/76 یہ قرآن بیان کرتا ہے۔پھرفَاقْصُصِ الْقَصَصَ 7/176 میں آتا ہے کہ تُو بیان کردے۔اللہ،قرآن اوررسول تینوں قرآن ہی بیان کرتے

ہیں۔لہٰذا ان مذکورہ بالا بیانات میں اطاعت واحد کا تصور ہی عیاں ہے اور یہ صرف ما انزل اللہ وحی کی اطاعت ہے۔ قرآن وحی ہے اور وحی جو خارج سے آئے اور اختیار کے بغیر ہو ما انزل اللہ ہوتی ہے۔اگر غیر نبی بھی اس کا ابلاغ کرے یا آیت کا درست ترجمہ لوگوں تک پہنچا دے تو اس کو ماننا، اُس پر عمل کرنا کسی بشر کی نہیں اللہ ہی کی اطاعت ہوگی۔کفّار کہتے تھے کہ آپ نے قرآن کو خود گھڑ لیا ہے۔فرمایا اگر یہ قرآن میں نے خود گھڑ لیا ہے تو یہ عقل وفہم اور اختیار میری مانند تمہارے پاس بھی ہے تم بھی اس کی مثل بنا لاؤ (2/23) اگر عقل وفہم اور اختیار میں نبی مافوق البشر ہے تو خود گھڑنے کا کافرانہ نظریہ درست ماننا پڑے گا کیونکہ مافوق البشر کا کلام بھی مافوق البشر ہے یہ چیلنج عدل پر مبنی نہیں لہٰذا ہر نبی نوعِ بشر ہے اور یہ چیلنج اب بھی ہے۔عقل وفہم اور اختیار میں دوسرے انسان رسول کے ہم پلہ ہونے کے باوجود اس قرآن کی مثل نہیں بنا سکتے۔ ثابت ہوا کہ رسول اللہ کے پاس اپنی عقل وفہم ,طاقت واختیار سے بڑھ کر جو شے تھی وہ قرآن تھا۔قرآن کے علاوہ رسول اللہ کی اپنی ذاتی بشری حدیثوں کا چیلنج نہیں تھا۔چیلنج صرف قرآن کا تھا اگر اس قرآن کے علاوہ بھی کوئی خفی وحی ہوتی تو اسے بھی بطور چیلنج پیش کیا جاتا۔اس قرآن کی اوّل اتباع آپ نے کی اور ہر انسان کو اسی کی اتباع کا حکم دیا۔یہ ایک امانت تھی جسے دوسروں تک بھی پہنچانا تھا اس میں آپ کو ذرہ بھر بھی اختیار نہیں تھا کہ جو چاہیں ظاہر کر دیں اور جو چاہیں چھپا دیں۔یہ کوئی ذاتی ملکیت نہ تھی اس لیے حکم تھا کہ جو تیری طرف نازل ہوا ہے بَـلِّـغْ ، پہنچا دوسرے لوگوں تک۔یہ تیری وساطت سے تمام انسانوں کی طرف نازل ہوا ہے اگر تُو نے ایسا نہ کیا تو تُو نے اُس کی رسالت نہیں پہنچائی 5/67۔اس لیے فرمایا تم اسی کی اتباع کرو جو تم سب کی طرف نازل کیا گیا ہے اس کے سوا دوسرے اولیاء کی اتباع نہ کرو 7/3۔3/101 آیت میں **فیکم رسوله**' سے مراد اُس کا قرآن تم میں موجود ہے۔ **یطع الرسول** میں رسول سے قرآن کی اطاعت بھی مراد ہے۔

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ج وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ترجمہ: اور جو اللہ کی اطاعت بذریعہ قرآن کرے گا پس یہ ساتھی ہیں اُن کے جن پر اللہ انعام کر چکا ہے۔وہ انبیاء ہیں یعنی وہ اِس کتاب کی تصدیق کرنے والے اور اِسی کی گواہی دینے والے اور اِس کے مطابق صالح عمل کرنے والے تھے اور انہیں کی رفاقت بہترین ہے۔4/69 **مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ج وَمَنْ تَوَلّٰی فَمَآ اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْھِمْ حَفِیْظًا ۞** ترجمہ: جو قرآن (65/10,11) کی اطاعت کرے پس اُس نے اللہ کی اطاعت کی اور جو مخالفت کرے تو ہم نے تجھے اِن پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔4/80

4/69 اور 4/80 آیات میں **یُّطِعِ الرَّسُوْلَ** سے محمد رسول اللہ مراد لی جا سکتی ہے، اگر وہ لاریب رسول زندہ ہو جو اللہ کی طرف سے منتخب ہو اور اُسے ڈائریکٹ وحی ہو رہی ہوتی ہے۔لیکن اب کیونکہ وہ زندہ نہیں ہیں لہٰذا قرآن ہی کو اُن کا قائم مقام لاریب رسول ماننا پڑے گا، جس کی اطاعت سے اللہ کی اطاعت ہو جائے گی اور انبیاء کی رفاقت کا بھی وعدہ پورا ہو جائے گا۔اگر ان آیات سے محمد رسول اللہ مراد لیں تو اُمت ان آیات کے ثمرات سے محروم ہو جائے گی کیونکہ وہ رسول جو اللہ کا منتخب شدہ تھا اب ہم میں موجود نہیں اب ہم کس لاریب رسول کی

اطاعت سے یہ فیض حاصل کر سکتے ہیں؟اس کا جواب بڑا آسان اور سادہ ہے کہ وہ لاریب رسول قرآن کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے۔اس کی اطاعت سےہم ان آیات کی فیوض و برکات سے اب بھی ہم محروم نہیں ہوئے۔65/10,11 آیات میں اللہ نے ذکر کی صفت رسول فرما دی ہے۔اب ہمیں کسی قسم کا ریب نہیں ہے کہ قرآن کو لاریب رسول کا مقام حاصل ہے۔ آج بھی اس قرآن کے معیار پر پوری اُترنے والی جماعت اوراُس کا سربراہ مثلِ انبیاء، ظلم وشرک کا قلعہ قمع کر کے امن وسلامتی والا معاشرہ بناسکتا ہے، جس میں ہر انسان کوسب سے پہلے عدل وانصاف اور اُس کی بنیادی ضروریاتِ زندگی کی ضمانت مل سکتی ہے۔ فاتبعونی سے مرادعلم وحی کی اتباع مراد ہے کیونکہ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰی اِلَیَّ 10/15 اللہ رسولِ کریم سے کہلوا تا ہے کہ کہہ دو میں صرف وحی کی اتباع کرتا ہوں جو میری طرف کی جاتی ہے اور کہہ دواُوْحِیَ اِلَیَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ 6/19 قرآن ہی میری طرف وحی کیا گیا ہے۔کوئی رسول بھی اپنا حکم دینے والا نہیں بلکہ اللہ کا پیغام پہنچانے والا ہوتا ہے۔موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کی موجودگی میں مردمومن کا اعلان اِتَّبِعُوْنِ(40/39) میری اتباع کرو سے مراد منزّل من اللہ حکم نامہ ہے جو موسیٰ کی طرف نازل ہوا ہے کہ میں نے اسے تسلیم کرلیا ہے تم بھی اسے مان لو۔سورۃ 65 میں (اَنْزَلَ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ ذِکْرًا ۞رَّسُوْلًا 65/10,11 ذِکْرًا رَّسُوْلًا مرکب توصیفی ہے گویا رسول ذکر کی صفت ہے رسول کے بعد بطورِ حجت کتاب اللہ رسول ہے۔اب اگر رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت سے جدا ہے تو یہ بھی ہم تسلیم کرتے ہیں کہ وہ رسول کی بشری اور تنفیذِ قرآن کے لیے ایک منتظم اور سربراہِ عدالت ہونے کی حیثیت سے اطاعت ہے۔ یہ اطاعت ما انزل اللہ وحی کے دائرے کے اندر ہے اس حد سے آگے نہیں نکل سکتی لہٰذا قرآن نے کہلوایا اے نبی ان سے کہہ دو قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ ھَلْ کُنْتُ اِلَّا بَشَرًا اطاعت کوفرائض و وجوب سے نکال کر ہمیشہ کے لیے سمع و اطاعت کے نظام کو درہم برہم کر دیا گیا ہے جبکہ قرآن نے رسول کی دونوں حیثیتوں کو بیان کیا ہے اور امت مسلمہ کے لیے رسولی اور غیر رسولی بشری اطاعت کو کھول کر بتا دیا ہے۔4/60 میں حکّام کی دوقسموں کا ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے ''اے ایمان والو!اطاعت کرو اللہ کی اوراطاعت کرورسول کی اور دوسرے حاکموں کی جوتم میں سے ہوں پھر اگر تمہارا کسی معاملہ میں تنازعہ ہوجائے تو اسے اللہ یعنی رسول کی طرف لوٹاؤ اگر تم اللہ اور آخرت کو مانتے ہو یہی بہتر ہے اور بہت خوب تر ہے ازروئے انجام کے 4/60'' اطاعت کا فرق ظاہراً دکھلانے کے لیے اطاعت کا کلمہ بھی دو دفعہ لایا گیا۔اولی الامر کی اطاعت کو رسول کی اطاعت کے ماتحت لایا گیا ہے پھر فَرُدُّوْہُ کہہ کر رسول کو اللہ کے ماتحت لایا گیا ہے۔اللہ جو حیٌّ وَّ قیوم ہے لوگوں کے سامنے آکر کرسی پر بیٹھ کر عدالت لگا کر فیصلے نہیں کرتا،اس کے احکام ہوتے ہیں جو ہمیشہ تبلیغ سے ہوتے ہیں اور انسانوں کے ذریعے نافذ ہوتے ہیں۔اللہ کی اطاعت قرآن میں ہے اس کے فیصلے غیر متبدل قیامت تک بدلنے والے نہیں لیکن مخلوق کے فیصلے حالات وواقعات،زمان ومکان کے لحاظ سے بدل جاتے ہیں جس طرح اولی الامر سے مراد زندہ ناظمین

اور حکّام ہوتے ہیں۔ ان کے اقوال وافعال ہمیشہ کے لیے نہیں ہوتے بلکہ زمانے کے تقاضوں کے مطابق متبدل ہوتے ہیں اور یہی حال رسول کی عام بشری اطاعت کا ہے۔ آپ کے بشری اقوال وافعال قرآن کی طرح غیر متبدل نہیں اس آیت سے رسول کا مطلب کوئی ایسا قانون نہیں جو ہمیشہ کے لیے تا قیامت غیر متبدل ہو جیسا کہ آیت سے مطلب نکالا جاتا ہے اللہ کی اطاعت سے مراد قرآن اور رسول سے مراد حدیث وغیرہ کی اطاعت پھر تیسری اطاعت اپنے میں دیگر حاکموں کی حدیث ہے اس طرح تو کتابوں کا ڈھیر فرض ہو جائے گا۔ کس کس کی اطاعت کرو گے، اگر آیت کا مذکورہ مطلب تسلیم کر لیا جائے تو کسی جھگڑے کا فیصلہ تا قیامت نہیں ہو سکتا۔ جب قرآن وحدیث کی موجودگی میں دو فریق اپنا مقدمہ کسی زندہ اتھارٹی / حاکم کے پاس لے گئے ہیں اور حاکم کے فیصلے پر متفق نہ ہوئے تو پھر قرآن وحدیث کی طرف آئیں جبکہ ان اشخاص کے جھگڑے چکانے کے لیے قرآن وحدیث پہلے بھی موجود تھا جو فیصلہ نہ کر سکا تھا اور اب وہ کیسے فیصلہ کرے گا کیونکہ اس قانون کے ہوتے ہوئے اولوالامر کی طرف جانے کی ضرورت پڑی تھی تو اولوالامر کے بعد یہ قانون کیسے ان کا فیصلہ کر دے گا یہ نظریہ غلط ہے اس کا مقصد یہی ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ لڑتے رہیں اور ان کا فیصلہ کرنے والا کوئی زندہ حاکم یا اتھارٹی نہ ہو۔ اس طرح یہ بڑا واضح ہے کہ اس آیت مبارکہ میں ہرگز رسول سے مراد حدیثیں نہیں بلکہ زندہ رسول فائنل اتھارٹی ہے۔ ماتحت عدالتوں میں کسی فریق کا بھی فیصلے میں تنازع کی صورت میں مقدمہ کی آخری اپیل رسول کی سپریم عدالت میں ہو گی اگر یہ اتھارٹی زندہ رسول نہ ہو تو اس کی جگہ خلیفۃ الرسول زندہ اتھارٹی ہو گی اس اتھارٹی کا فیصلہ آخری ہو گا جس کے بعد کہیں اپیل نہ ہو گی ورنہ اس آیت کا حکم رسول کے بعد ختم ہو جائے گا۔ اور اس قسم کی تمام آیات منسوخ ہوں گیں جن آیات میں ڈائریکٹ رسول یا نبی سلام'' علیہ کو مخاطب کر کے کوئی حکم ہوا ہے پھر وہ احکام غیر نبی کے لئے فرض نہیں ہیں۔ اس طرح عدالت، حکومت اور بلاغِ قرآن وغیرہ کا سارا کام نبی یا رسول سلام'' علیہ تک محدود ہو جائے گا اور رسول سلام'' علیہ کی وفات کے بعد اسلامی ریاست کا سمع و اطاعت کا سارا نظام درہم برہم ہو کر رہ جائے گا۔ اے سب انسانو! اور خاص کر قرآن کو ماننے والو! تم غور کرو، تم عقل سے کام کیوں نہیں لیتے۔